© rasailojaraid.com

حال ماضی کے آئینہ میں

قسطنطنیہ کی ناکامیاں

مولانا سعید احمد اکبر آبادی

ہماری
ناکامیوں کے اسباب

ع۔ وانا ظلمنا فنا بتلینا بظالم

جس طرح اندلس کی فتح سے اسلامی فتوحات کی تاریخ میں ایک نئے اور شاندار باب کا اضافہ ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں کے سیاسی عروج کی ایک روشن دلیل ہے۔ اسی طرح مشرقی رومن امپائر کے دارالسلطنت قسطنطنیہ کے معرکہ میں مسلمانوں کی ناکامیاں بھی اپنے اندر عبرت و بصیرت کی بہت سی داستانیں رکھتی ہیں۔ اندلس کی فتح کے ساتھ اس ناکامی کا حال پڑھ کر اندازہ ہوگا کہ اس زمانہ میں کس طرح اسلامی فتوحات کی وسعت کے باوجود زوال وانحطاط بھی ساتھ ساتھ چل رہے تھے، گویا جسم بہ ظاہر بہت توانا اور فربہ تھا مگر روح اندرونی طور پر اضمحلال پذیر ہو رہی تھی۔ اس لئے کبھی کبھی کسی مادی ناکامی کی شکل وصورت میں اس کا ظہور ہوتا ہی رہتا تھا۔

قسطنطنیہ کے محاصرہ میں مسلمانوں کو جو مسلسل ناکامیاں اٹھانی پڑی تھیں۔ وہ کوئی ایسی معمولی چوٹ نہ تھی جس کا اثر امتدادِ ایام کے ہاتھوں مٹ جاتا۔ بلکہ اسلامی فوج کے دل وجگر پر ایک ایسا داغ تھا، جو رہ رہ کے ابھرتا تھا۔ اور ان کو بیقرار کر جاتا تھا۔ سلیمان بن عبدالملک کے دور کی ناکامی ایسی حوصلہ شکن تھی کہ اس کے بعد سے نویں صدی ہجری کے نصف ثانی تک یہ مہم سر نہ ہو سکی یہاں تک کہ ۱۴۵۳ء میں یعنی مذکورہ بالا معرکہ سے کامل آٹھ سو سال بعد ترکوں نے اس کو فتح کیا۔ اس میں ذرا شبہ نہیں کہ اگر اس وقت مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کرنے میں کامیاب ہو گئے ہوتے تو آج یورپ کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا اور کون کہہ سکتا ہے کہ مصر وشام وعراق کی طرح یہاں کی آبادی کا بھی اکثر وبیشتر حصہ فرزندانِ توحید پر مشتمل نہ ہوتا لیکن

یرید المرء ان یعطی مناہ ویابی اللہ الا ما یشاء

آدمی چاہتا ہے کہ اس کو اس کی مراد مل جائے۔ لیکن اللہ وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

مؤرخین نے ان اہم معرکوں میں ناکامی کے مختلف وجوہ اسباب بیان کئے ہیں مثلاً ایک یہ کہ عربوں کو بحری جنگ کا کامل تجربہ نہ تھا۔ ۲۔ مسلمہ بن عبدالملک نے عموریہ کے گورنر لیو پر اعتماد کر کے غلطی کی اور اُسے اپنا ہمراز بنا لیا۔ ۳۔ موسم کی شدت عربوں کے لئے ناقابلِ برداشت تھی۔ ۴۔ رومیوں کے پاس طاقت وقوت زیادہ تھی اور اسلحہ بھی بعض نئی قسم کے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مادی اعتبار سے یہ اسباب مسلمانوں کی ناکامی میں موثر ہو سکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان اسباب کے علاوہ ناکامی کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ مسلمان امراء جو اس وقت اسلامی فوج میں نمایاں اثر رکھتے تھے۔ روحانی اعتبار سے کسی بڑی عظمت کے مالک نہیں تھے، تشدد، جبر و ظلم، استبداد اور سخت گیری خلفاء سے لے کر معمولی درجہ کے عمّال و ولاۃ تک، کا شیوہ تھی۔ مسلمان تو مسلمان خود غیر مسلم بھی اس راز کو محسوس کرتے تھے۔ چنانچہ قسطنطنیہ کے مسیحی بادشاہ نے چوتھی صدی ہجری میں خلیفۂ عباسی کے نام جو ایک منظوم خط عربی میں لکھا تھا اس میں وہ کہتا ہے ؎

الا شمّروا یا اہلِ بغداد ویلکم   فملککم مستضعفٌ غیر دائمِ
فعودوا الی ارضِ الحجازِ اذلّۃً   وخلّوا بلادَ الرّوم اہلَ المکارمِ
ملکنا علیکم حین جارَ قویُّکم   وعاملتم بالمنکراتِ العظائمِ
قضاتکم باعوا جہاراً قضاءہم   کبیعِ ابنِ یعقوب ببخسِ دراہمِ

ترجمہ: اے اہلِ بغداد تمہارے لئے تباہی ہے تم بھاگنے کیلئے مستعد ہو جاؤ۔ کیونکہ تمہارا ملک ضعیف اور ناپائیدار ہے۔ تم ذلیل ہو کر ارضِ حجاز کیطرف واپس چلے جاؤ اور ذی عزت رومیوں کے شہروں کو خالی کر دو۔ ہم تم پر غالب اسوقت ہوئے جبکہ تمہارے قوی نے ضعیف پر ظلم کیا اور تم اعمالِ شنیعہ کرنے لگے۔ تمہارے قاضی اپنے فیصلوں کو اسطرح بیچنے لگے جسطرح یوسف علیہ السلام چند دراہم میں بیچے گئے تھے۔

خلیفۂ عباسی نے ان اشعار کا جواب اس زمانہ کے مشہور عالم اور ادیب قفال مروزی سے لکھوایا تھا۔ دیکھئے جواب میں کس صفائی کے ساتھ امرِ حق کا اعتراف کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں ؎

وقلتم ملکنا بجورِ قضاتِکم   وبیعھم احکامھم بالدراھمِ
وفی ذالک اقرارٌ بصحۃِ دیننا   وانا ظلمنا فابتلینا بظالمِ

ترجمہ: تم کہتے ہو کہ ہم (عیسائی) اس وجہ سے تم پر غالب آ گئے کہ تمہارے قاضی ظلم کرتے تھے اور وہ اپنے فیصلوں کو دراہم کے بدلہ میں فروخت کر دیتے تھے۔ ہاں یہ صحیح ہے۔ لیکن اس میں تو ہمارے دین کی سچائی کا اقرار ہے۔ کہ ہم نے ظلم کیا تو ہمارا واسطہ ظالموں سے پڑ گیا۔

سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں محاصرۂ قسطنطنیہ کے ناکام ہونے سے دو سو برس بعد ایک عیسائی بادشاہ نے مسلمانوں کی ناکامی کا جو سبب بتایا تھا یعنی عمّال و حکّام کا ظلم و جور اور دینِ قیم کے احکام سے انحراف دیکھئے یہ کسطرح مسلمانوں کی پوری تاریخ میں شروع سے آخر تک کارفرما رہا ہے۔ بابر نے ہندوستان پر پے در پے حملے کئے مگر جب تک وہ ؎ نوروز و نوبہار و مے و دلبرا خوش است   بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست
پر عامل رہا فتح حاصل نہ کر سکا۔ پھر جب اس نے پیمانہ و سبو کو توڑ کر ان تمام رندانہ بدمستیوں سے توبہ کر لی تو فتح و ظفر نے بھی آگے بڑھ کر اس کے قدم چوم لئے۔

■■

© rasailojaraid.com